# پیش لفظ

اسلام ایک فطری اور مکمل دین ہے۔اس کے اندر انسانیت کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔
چنانچہ بیماری کی صورت میں علاج ومعالجہ کے سلسلہ میں مکمل رہنمائی کی گئی ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے جہاں بعض بیماریوں کے لئے دوا تجویز کی ہے تو بعض بیماریوں کا علاج ذکر اور دعا کے ذریعہ بتلایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "اللہ تعالی نے جو کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا بھی نازل نہ کی ہو۔(بخاری:٥٦٧٨)

احادیث سے معلوم ہوتا ہے آپ ﷺ بیماریوں کے علاج میں شہد۔کلونجی۔زیتون کا تیل۔اونٹ کا دودھ۔تلبینہ۔عود ہندی (کست)۔سرمہ وغیرہ کا استعمال تجویز کرتے تھے۔اسکے علاوہ آپ خود بھی پچھنا (حجامہ) لگواتے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے۔
اسی طرح آپ ﷺ نے نظر بد، زہریلے جانور کے کاٹنے ڈسنے اور پہلو کی پھنسیوں کے علاج میں دم کی اجازت دی ہے۔(مسلم)
بلکہ نظر بد۔جادو۔آسیب وغیرہ، جیسی بیماریوں کا علاج دم کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے "نبی ﷺ جب بیمار پڑتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور جب آپ کی بیماری بڑھ گئی تو میں آپ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔
علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"علماء کا تین شرائط کے ساتھ جھاڑ پھونک کے جواز پر اجماع ہے (ا) قرآنی آیات یا اللہ تعالی کے اسماء وصفات سے کیا جائے (۲) عربی زبان میں ہو، جس کے معنی معلوم اور واضح ہو (۳) یہ عقیدہ ہو کہ جھاڑ پھونک فی نفسہ موثر نہیں بلکہ تاثیر پیدا کرنے والا اللہ تعالی ہے اور جو اللہ تعالی نے مقدر کیا ہے وہی ہوتا ہے۔
حصن المسلم کے مصنف فضیلت الشیخ سعید بن علی وھف القحطانی کی کتاب "الذکر والدعاء من الكتاب والسنة والعلاج بالرقى من الكتاب والسنة") کا پہلا حصہ "قرآنی اور مسنون دعائیں" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔اسکا دوسرا حصہ 'دم ذریعہ علاج: کتاب وسنت کی روشنی میں' پیش ہے۔

خلیل احمد ملک

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# دم ذریعہ علاج: کتاب وسنت کی روشنی میں

## المقدمہ: قرآن وسنت کے ذریعے علاج کرنے کی اہمیت

یقیناً تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے، اس سے مدد مانگتے اور اس سے معافی چاہتے ہیں۔ ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر، ان کی آل پر، ان کے ساتھیوں پر اور ان تمام لوگوں پر جو قیامت تک نیکی کے کاموں میں ان کی پیروی کریں گے، رحمت کرے اور بہت بہت سلامتی ہو۔ امابعد:

بلاشبہ قرآن کریم اور نبی ﷺ کی سنت سے ''دم'' ثابت ہے، مفید علاج اور کامل شفا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿قُلۡ هُوَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هُدًى وَّ شِفَآءٌ﴾ (فصلت، ٤٤)

''آپ کہہ دیجیے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت وشفا ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا: ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ﴾ (اسراء، ۸۲)

''یہ قرآن جو ہم نازل کررہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔''

یاد رہے کہ اس آیت میں لفظ ''من'' بیان جنس کے لئے ہے ان آیات کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن مکمل شفا ہے۔(۱)

۱) دیکھئے الجواب الکافی لمن سئال عن الدواء الشافی لابن القیم ص ۲۰

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿يَآأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ (یونس،٥٧)

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔"

ہر قسم کی بیماریوں کے لیے قرآن مکمل شفا ہے، وہ بیماریاں جسمانی ہوں یا ذہنی، دنیوی ہوں یا اُخروی۔ یہ عقیدہ رکھنے کے باوجود لوگ قرآن سے شفا حاصل نہیں کرتے۔

جب کوئی اپنی بیماری کی دوا قرآن سے یوں حاصل کرے کہ پختہ ایمان وعقیدہ کے ساتھ تمام آداب ملحوظ رکھتے ہوئے اچھی طرح علاج کرے تو کسی صورت اس کی بیماری قرآن کا مقابلہ نہیں کرسکتی یعنی قرآن پڑھا جائے اور بیماری نہ جائے۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ یہ بیماریاں آسمان وزمین کے رب کے کلام کا مقابلہ کس طرح کرسکتی ہیں، اگر اسے پہاڑوں پر نازل کیا جاتا تو ریزہ ریزہ ہو (الحشر) جاتے، اور زمین پر نازل کیا جاتا تو پھٹ جاتی، لہٰذا ہر طرح کی بیماری ......روحانی ہو یا جسمانی......کی تشخیص، اس کے اسباب اور اس کا علاج قرآن مجید میں موجود ہے۔

یہ سب باتیں صرف اسے معلوم ہوسکتی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی سمجھ عطا فرمائی ہو، اللہ تعالیٰ نے روحانی اور جسمانی بیماریوں کا تذکرہ جہاں قرآن مجید میں کیا وہیں ان کا علاج بھی ذکر کیا ہے۔

## دل کی بیماریوں کی دو قسمیں ہیں:

(۱) شکوک وشبہات میں مبتلا رہنا۔ (۲) شہوات اور غلط راستوں پر چلنا۔

ا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے روحانی بیماریوں کا ان کے اسباب اور علاج سمیت تفصیلاً تذکرہ کیا ہے ۔(۱)

---

۱) دیکھئے زاد المعاد ٤/٦ و ٤/٣٥٢۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴾ (عنکبوت، ۵۱)

''کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمادی ہے جو ان پر پڑھی جارہی ہے، اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ان لوگوں کے لئے جو ایمان دار ہیں۔''

امام ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو قرآن سے شفا نہیں لیتا اللہ تعالیٰ درحقیقت اسے شفا نہیں دیتا، اور جو قرآن کو کافی نہ سمجھے اللہ تعالیٰ اسے کافی نہیں ہوتے۔ (۱)

۲۔ جسمانی بیماریوں کے بارے میں قرآن مجید طب کے اصول وقواعد کی طرف رہنمائی کرتا ہے، یہ اس طرح کہ طب ابدان کے تمام قواعد قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور یہ تین صورتوں پر مشتمل ہیں: صحت کی حفاظت، نقصان دہ چیزوں سے بچنا اور نقصان دہ (فاسد) مواد سے فراغت۔ اسی بنیاد پر ہی تمام اصول وضع کیے جاتے ہیں۔ (۲)

اگر کوئی شخص قرآن سے اچھی طرح علاج کرے تو بہت جلد شفا حاصل کرنے میں عجیب تاثیر محسوس کرے گا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مجھے مکہ مکرمہ میں بخار ہو گیا، وہاں کوئی ڈاکٹر تھا نہ دوائی، میں نے سورۃ فاتحہ سے اپنا علاج شروع کر دیا، اس کا عجیب اثر تھا۔ زمزم کے پانی پر سورۃ فاتحہ کئی بار پڑھ کر پی لیتا، اس طریقے سے اس بخار سے مکمل شفا حاصل ہوئی۔

پھر میں کئی تکلیفوں کے علاج کے لیے اس پر اعتماد کرنے لگا اور بے حد فائدہ اٹھایا اور جو اپنی تکلیف بتاتا تو میں اسے بھی یہی علاج بتاتا، اس طرح اکثر لوگ بہت جلد تندرست ہو جاتے۔ (۳)

اسی طرح نبی ﷺ سے ثابت شدہ دم سے علاج کرنا بھی بے حد مفید ہے۔ اگر دعا ممنوع

(۱) زاد المعاد ۳۵۲/٤ (۲) زاد المعاد ٤/۳۵۲، ٤/٦ (۳) زاد المعاد ٤/۱۷۸ والجواب الکافی ص ۲۱۔

چیزوں (گناہ یا قطع رحمی) سے محفوظ ہوتو تکلیف دور کرنے اور شفا حاصل کرنے کے لیے دعا بہترین سبب ہے، بالخصوص جب دعا چمٹ (مستقل، بار بار) کر کی جائے تو یہ تکالیف کی دشمن ثابت ہوتی ہے، جو بیک وقت انسان کا دفاع اور علاج کرتی ہے، تکلیف ومصیبت کو روکتی ہے یا اگر مصیبت آ جائے تو تخفیف ہوتی ہے۔(۱) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تکلیف آنے کے بعد اور تکلیف سے پہلے دعا ہی مفید ہوتی ہے، لہٰذا اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔''(۲)
مزید فرمایا: ''دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے، اور نیکیاں عمر کو بڑھا دیتی ہیں۔''(۳)

لیکن اس بات کا خیال رہے کہ شفا کے لیے پڑھی جانے والی آیات، اذکار، دعائیں اور تعوذات جن سے شفاء مانگی جاتی ہے اور اُن سے دم کیا جاتا ہے بذات خود مفید اور شفا دیتے ہیں، لیکن دعا کرنے والے کی استعداد قبولیت، قوت اور تاثیر عمل کا متقاضی ہے اگر شفا میں تاخیر ہو تو اولاً: دعا کرنے والے کی تاثیر میں کمزوری ہے، ثانیاً: دعا قبول نہیں ہو رہی، ثالثاً: کوئی بہت سخت رکاوٹ ہے جو علاج کے کامیاب ہونے میں مؤثر ہے۔ کیوں کہ ''دم کے ذریعہ علاج'' کا انحصار دو باتوں پر ہے: مریض کی طرف سے، اور معالج کی طرف سے:

مریض بذات خود نیک ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہایت سچا اور کھرا ہو، نیز یہ پختہ عقیدہ ہو کہ مومنوں کے لیے قرآن سراسر شفا اور رحمت ہے، اور تعوذ صحیح ہو جس پر اسکا دل اور زبان بھی موافقت کرے اس کی زبان اور دل پر مسنون تعوذ جاری ہو، کیونکہ یہ سخت مقابلہ کی صورت ہے، اور مقابلے میں دشمن کے خلاف دو چیزوں سے غلبہ ملتا ہے:
بہترین ہتھیار اور مقابلہ کرنے والا خود بھی مضبوط ہو۔

---

(۱) الجواب الکافی ص ۲۲۔۲۵
(۲) ترمذی، مستدرك حاکم، مسند احمد۔ البانیؒ نے حسن کہا: صحیح الجامع ۳/۱۵۱ رقم ۳٤۰۳
(۳) مستدرك حاکم، ترمذی۔ البانیؒ نے حسن کہا: سلسلة احادیث الصحیحة ۱/۷٦ رقم ۱۵٤

جب ان میں سے کوئی ایک نہ رہے تو اسلحہ کا زیادہ فائدہ نہ ہوگا،لیکن جب دونوں چیزیں موجود نہ ہوں تو دل توحید،توکل،تقوی،اور توجہ سے خالی ہوگا اور اس کے پاس اسلحہ نہ ہوگا۔ (تو وہ کیسے شفا پا سکتا ہے)

دوسرا معاملہ جو معالج کی طرف سے ہے وہ یہ ہے کہ معالج قرآن وسنت سے علاج کرے،اور وہ بھی ان دونوں باتوں کا خیال رکھے۔(۱)

♡اسی لیے ابن التین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:تعوذ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے دم کرنا روحانی علاج ہے،اگر یہ وظائف پڑھنے والا نیک ہو تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا ملتی ہے۔(۲)

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ درج ذیل تین شرائط پائی جائیں تو دم کرنا جائز ہے:

۱۔دم آیات قرآنیہ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات یا نبی ﷺ کے الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲۔دم عربی زبان میں ہو یا معنوی لحاظ سے صحیح واضح الفاظ ہوں۔

۳۔عقیدہ یہ ہو کہ بذات خود دم اثر نہیں کرتا بلکہ اللہ کی قدرت سے اثر کرتا ہے،(۳)

دم تو ایک سبب ہے۔اسی اہمیت کی وجہ سے میں نے اپنی کتاب الذکر والدعاء والعلاج بالرقی من الکتاب والسنۃ سے دم کے متعلقہ حصہ کو مختصر طور پر یہاں ذکر کیا ہے،ان میں کچھ فوائد کا اضافہ بھی کیا ہے،جو مفید ثابت ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ عزوجل سے اس کے اچھے اچھے ناموں اور بلند پایہ صفات کے وسیلے سے دعا ہے کہ اس عمل کو اپنی رضا کے لیے خاص کردے۔اس سے مجھے،جو اسے پڑھے،جو اس کو شائع کرے،جو اس کی اشاعت میں حصہ لے اور تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے،یقیناً اللہ تعالیٰ اُسکا والی ہے اور اللہ کام پر قادر بھی ہے۔

وَصَلَّ اللّٰهُ وسَلَّمَ وَبَارِكَ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

الفقیر الی اللہ تعالیٰ:سعید بن علی بن وهف القحطانی ۱۴۱۴/۶/۱۸ھ

---

(۱) زاد المعاد ۶۸/۴ والجواب الکافی ص ۲۱۔ (۲) فتح الباری ۱۹۶/۱۰

(۳) فتح الباری ۱۹۵/۱۰ وفتاویٰ ابن باز ۳۸۴/۲

## (۱) جادو کا علاج

جادو کے دینی علاج کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:۔ جادو ہو جانے سے پہلے بچاؤ کے اسباب: وجوہات

۱۔ شریعت کے تمام واجبات کی ادائیگی، تمام ممنوعات سے پرہیز اور برائیوں سے توبہ کرنا۔

۲۔ قرآن کریم کی بکثرت تلاوت، یعنی ہر روز کچھ متعین مقدار پڑھنا۔

۳۔ مسنون اذکار، معوذات اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے آپ کو محفوظ رکھنا۔

مسنون اذکار میں سے کچھ ذکر کیے جا رہے ہیں:

○ ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)) (تین دفعہ صبح و شام پڑھنا)(۱)

''اللہ کے نام کے ساتھ کیوں کہ اس کے ساتھ کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی، زمین میں نہ آسمان میں، اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

☆ ہر نماز کے بعد اور سونے کے وقت نیز صبح اور شام آیت الکرسی پڑھنا۔(۲)

☆ سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس تین تین مرتبہ صبح شام اور سونے کے وقت پڑھنا۔

☆ اسی طرح ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔)) (ہر روز سو مرتبہ پڑھا جائے)(۳)

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔''

---

۱) ترمذی و ابو داؤد و صحیح ابن ماجہ ۳۳۲/۲

۲) مستدرک حاکم ۵۶۲/۱، امام حاکم نے صحیح کہا اور ذہبی نے موافقت کی، صحیح الترغیب والترهیب للالبانی ۱ / ۲۷۳ رقم ۶۵۸۔

(۳) بخاری ۹۵/۴، مسلم ۲۰۷۱/۴

جو ان کو نہیں پڑھتا وہ ضرور پریشان رہتا ہے

۳ ☆ صبح وشام کے اذکار پر **محافظت** کرنا، اور نماز کے بعد، سونے اور بیدار ہونے پر، گھر میں داخل ہونے اور نکلنے پر، سواری پر سوار ہونے پر، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے پر، بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے پر نیز مصیبت میں مبتلا انسان کو دیکھ کر اذکار کا اہتمام کرنا، وغیرہ۔

اکثر اذکار حالات، واقعات اور جگہوں کی مناسبت سے حصن المسلم میں ذکر کیے گئے ہیں۔

بلاشبہ ان اذکار کا اہتمام جادو، نظر لگنے اور جنوں کے اثر وغیرہ کو روکنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک عمدہ سبب ہے۔ اسی طرح جادو وغیرہ جیسی مصیبتوں میں مبتلا ہونے کے بعد بھی یہ بہترین علاج ہے۔(۱)

۴۔ اگر ممکن ہو تو خالی پیٹ صبح کے وقت سات کھجوریں کھانا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائیں اسے اس دن زہر اور جادو نقصان نہیں دیں گے۔''(۲)

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق مدینہ کے دو میدانوں کے درمیان والی کھجوریں اس فضیلت (grer ...) میں شامل ہیں۔

شیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ ابنِ باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مدینہ کی تمام کھجوروں میں یہ صفت پائی جاتی ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے ان دو میدانوں کے درمیان سے صبح کے وقت سات کھجوریں کھائیں۔''(۳) یعنی اگرچہ عجوہ نہ بھی ہوں

اسی طرح شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی رائے کے مطابق: ''اگر کوئی مدینہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ کی کھجور کھالے تو امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں بھی وہی صفت پیدا کر دیں۔''

---

۱) زاد المعاد ٤/ ١٢٦ مجموع فتاوی ابن باز ٣/٢٧٧، مزید دیکھئے: دس اسباب جن سے حسد اور جادو کرنے والے کے شر کو دور کیا جاسکتا ہے۔ تیسری قسم ''نظر لگنے کا علاج'' میں۔

۲) بخاری مع الفتح ١٠/٢٤٧ مسلم ٣/١٦١٨۔ (۳) مسلم ٣/١٦١٨

دوسری قسم:۔ جادو ہو جانے کے بعد اس کے علاج کے چند طریقے

۱۔ جادو ہونے کے بعد اگر اس جادو کی جگہ معلوم ہو تو شرعی طریقے سے اس کو زائل کرنا۔ یہ سب سے مؤثر طریقہ علاج ہے۔(۱)

۲۔ شرعی دم کے ذریعے علاج،(۲) شرعی دم کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف۔ دو پتھروں یا اس طرح کی کسی اور چیز کے درمیان بیری کے سات تازہ پتوں کو مسلا جائے، پھر انہیں اتنے پانی میں ڈالیں کہ اس سے غسل ہو سکے، اس پر یہ آیات پڑھے:

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾ (البقرہ ۲۵۵)

"اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔"

---

۱) زاد المعاد ٤/١٢٤ البخاری مع الفتح ١٠/١٣٢ مسلم ١٩١٧ مجموعه فتاویٰ ابن باز ٣/٢٢٨

۲) فتح الحق المبین فی العلاج الصرع والسحر والعین ص ١٣٨

۲۔﴿ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ(۱۱۷) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ(۱۱۸) فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ(۱۱۹) وَ اُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۚۖ(۱۲۰) قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ(۱۲۱) رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ(۱۲۲)﴾

(اعراف:۱۱۷تا۱۲۲)

''اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے! سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے۔ اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔ کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔ جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔''

۳۔﴿ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ(۷۹) فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ(۸۰) فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ(۸۱) وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ(۸۲)﴾ (یونس:۷۹تا۸۲)

''اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو حاضر کرو۔ پھر جب جادوگر آئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔ سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے، گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔''

۴۔ ﴿ قَالُوْا يَامُوْسٰى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى (٦٥)
قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا
تَسْعٰى (٦٦) فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى (٦٧) قُلْنَا لَا تَخَفْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (٦٨) وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا
صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى (٦٩) فَاُلْقِيَ
السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى (٧٠) ﴾ (طٰہٰ:٦٥تا٧٠)

”کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔ جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو۔ اب تو موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ رہی ہیں۔ پس موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔ ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاری گری کو وہ نگل جائے، انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں، اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔ اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لائے۔“

۵۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (١) لَآ اَعْبُدُ مَا
تَعْبُدُوْنَ (٢) وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (٣) وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا
عَبَدْتُّمْ (٤) وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (٥) لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (٦) ﴾

(سورہ کافرون)

”آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے۔“

٦۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (١) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (٢) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (٣) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (٤)﴾ (سورہ اخلاص)

''آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

٧۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (١) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (٢) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (٣) وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ (٤) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (٥)﴾ (سورۃ الفلق)

''آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ (لگا کران) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔''

٨۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (١) مَلِكِ النَّاسِ (٢) اِلٰهِ النَّاسِ (٣) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (٤) الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ (٥) مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ (٦)﴾ (سورۃ الناس)

''آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی۔ لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) ہٹ ہٹ کر وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

یہ تمام آیات پانی پر پڑھنے کے بعد اس میں سے تین گھونٹ پی لے اور باقی سے غسل کرے، اس طرح ان شاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی۔ بیماری کے افاقے تک اگر متعدد مرتبہ ایسا کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس عمل کا بہت تجربہ کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے بہت فائدہ دیا بالخصوص جسے اپنی بیوی کی طرف سے جادو کا اندیشہ ہو اس کے لیے بہترین ہے۔(١)

---

١) فتاوی ابن باز رحمہ اللہ ٣/٢٧٩ فتح المجید ص ٣٤٦ الصارم البتار لوحید عبد السلام ص ١٠٩۔ ١١٧۔ اس کتاب میں مفید، مفصل اور نافع دم لکھے ہوئے ہیں۔ مصنف عبد الرزاق ١١/١٣ فتح الباری ١٠/٢٣٣۔

ب۔ سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں، سورۃ اخلاص اور معوذتین (سورۃ الفلق و سورۃ الناس) تین یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے اور دایاں ہاتھ تکلیف والی جگہ پر رکھے اور پھونک مارے۔(۱)

ج۔ دم، تعوذات اور جامع دعائیں:

۱۔ ((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ ۔))

(سات مرتبہ پڑھے)(۲) شرط: یقین

''میں عظمت والے رب سے سوال کرتا ہوں جو عظمت والے عرش کا رب ہے کہ وہ تجھے شفاء عطا کرے۔''

۲۔ مریض اپنے ہاتھ کو تکلیف والی جگہ پر رکھے اور تین مرتبہ **بسم اللّٰه** پڑھنے کے بعد یہ دعا سات مرتبہ پڑھے: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ۔))(۳)

''میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں یا جس سے مجھے خوف ہے۔''

۳۔ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۔))(۴)

''اے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے، تکلیف دور کر دے، اور تو شفا عطا کر دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے علاوہ کسی کے پاس شفا نہیں، ایسی شفاء جو بیماری باقی نہ چھوڑے۔''

............................................

۱) بخاری مع الفتح ۹/۶۲، ۱۰/۲۰۸، مسلم ۴/۱۷۲۳

۲) ابو داؤد ۳/۱۸۷ ترمذی ۲/۴۱۰ دیکھئے صحیح الجامع ۵/۱۸۰ و ۳۲۲

۳) مسلم ۴/۱۷۲۸

(۴) بخاری مع الفتح ۱۰/۲۰۶، مسلم ۴/۱۷۲۱

۴۔((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔))(۱)

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے اور موذی چیز سے، اور ہر بری نظر کے لگنے سے۔''

۵۔((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔))(۲)

''میں پناہ میں آتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی۔''

۶۔((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔))(۳)

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات کے ساتھ اس کے غصہ، اور اسکی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے، اور وسوسہ پیدا کرنے والے شیطانوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔''

۷۔((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَبَرَاَ وَذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ۔))(۴)

---

(۱) بخاری مع الفتح ۶/۴۰۸ ۲) مسلم ۴/۱۷۲۸

۳) ابو داؤد۔ صحیح ترمذی ۳/۱۷۱

۴) مسند احمد ۳/۱۱۹ سند صحیح ہے ابن السنی رقم ۶۳۸ دیکھئے مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۲۷

"اللہ تعالیٰ کے ان پورے کلمات کے ساتھ میں پناہ چاہتا ہوں اس کی تمام مخلوق کی برائی سے کہ ان سے نہ کوئی نیک اور نہ بُرا تجاوز کرسکتا ہے، جو آسمان سے اترتی ہے اور اس میں چڑھتی ہے اور ہر چیز کی برائی سے، جو زمین میں پیدا ہوتی ہے یا اس سے نکلتی ہے رات اور دن کے فتنوں کی برائی سے، رات کو آنے والے کی برائی سے مگر جو رات کو بھلائی کے ساتھ آئے، اے ہمارے مہربان مالک! (میں آپ سے ان تمام چیزوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں)۔

۸۔ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ۔ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ............))(۱)

"اے اللہ! جو سات آسمانوں اور عرش عظیم اور ہر چیز کا رب ہے۔ جو دانے اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے۔ اور تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والا ہے۔ اے اللہ میں آپ سے ہر چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو آپ اس کی پیشانی سے پکڑنے والے ہیں۔ آپ سب سے پہلے ہیں آپ سے پہلے کوئی نہیں، آپ آخری ہیں آپ کے بعد کچھ نہ ہوگا، آپ سب سے اوپر ہیں آپ کے اوپر کوئی نہیں، آپ سب سے مخفی ہیں آپ کے پیچھے کچھ نہیں......"

(۱) مسلم ۲۰۸٤/٤

۹۔ ((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ ۔))(۱)

"میں اللہ تعالیٰ کے نام سے دم کرتا ہوں تجھے تکلیف دینے والی ہر چیز سے، ہر انسان یا حسد کرنے والی نظر کے شر سے، اللہ تعالیٰ تجھے شفا دے، میں اللہ تعالیٰ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں۔"

۱۰۔ ((بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ ۔))(۲)

"اللہ تعالیٰ کے نام سے وہ تجھے بری کردے، اور ہر بیماری سے تجھے شفا دے، اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب حسد کرے اور ہر نظر والے کے شر سے۔"

۱۱۔ ((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَمِنْ كُلِّ ذِي عَيْنٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ ۔))(۳)

"اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں، تجھے تکلیف دینے والی ہر چیز سے، یعنی حسد کرنے والے کے حسد اور ہر نظر والے سے، اللہ تعالیٰ تجھے شفا دے۔"

☆ جادو، نظر لگنے، جنوں کے اثر اور ہر طرح کی بیماریوں کا علاج ان تعوذات، دم اور دعاؤں سے کیا جاتا ہے، کیوں کہ یہ دم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے جامع اور مفید ہیں۔

---

(۱) مسلم ۱۷۱۸/٤ (۲) مسلم ۱۷۱۸/٤

(۳) صحیح ابن ماجه ۲۶۸/۲

۳۔ تیسری قسم :۔ جہاں جادو کا اثر ظاہر ہوا ہے اس جگہ سے یا عضو سے اگر ممکن ہو تو حجامت کروائے یعنی فاسد مادہ نکلوائے، وگرنہ گزشتہ اذکار وغیرہ ہی علاج کے لیے کافی ہیں ۔ان شاء اللہ ۔(۱)

۴۔ چوتھی قسم :۔ طبعی دوائیں ۔قرآن وسنت کی روشنی میں کچھ طبی ادویات جو جڑی بوٹیاں ملا کر تجربہ کی بنیاد پر تیار کی جاتی ہیں، بھی مفید ثابت ہوسکتی ہیں، اگر انسان پورے یقین، صدق دل اور للہیت کے ساتھ استعمال کرے، اور عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی شفا عطا فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ شفا عطا کرتے ہیں ۔اگر حرام چیز سے دوا تیار نہ کی جائے تو ان سے فائدہ حاصل کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ۔(۲)

اللہ تعالیٰ کے حکم سے طبعی علاج مفید ہوتے ہیں، مثلاً شہد، کلونجی، زمزم کا پانی، بارش کا پانی (فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا ﴾ (سورة ق : ۹) "اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا۔") اور زیتون کا تیل (نبی ﷺ کا فرمان ہے: "زیتون کھاؤ اسے بطور تیل کے استعمال کرو، کیوں کہ یہ بابرکت درخت سے ہے ۔" (۳) اور تجربہ اور استعمال سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ بہترین تیل ہے ۔(۴) طبیعی دوائیوں میں سے غسل کرنا، صاف ستھرا رہنا اور خوشبو کا استعمال بھی شمار کیے جاسکتے ہیں ۔(۵)

---

(۱) زاد المعاد ٤/١٢٥

(۲) فتح الحق المبين في علاج الصرع والسحر والعين ص ١٣٩

(۳) مسند احمد ٣/٤٩٧ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے ۔ صحیح ترمذی ٢/١٦٦

(٤) فتح الحق المبين في علاج الصرع والسحر والعين ص ١٤٢

(٥) فتح الحق المبين في علاج الصرع والسحر والعين ص ١٤٥

# (۲) نظر لگنے کا علاج

## نظر لگنے کے علاج کی کئی اقسام ہیں

پہلی قسم۔ نظر لگنے سے پہلے، اس کی مختلف صورتیں ہیں:

۱۔ حفاظت۔ جس کو نظر لگنے کا خوف ہو وہ صفحہ ۸ پر درج مسنون اذکار، دعائیں اور معوذات کا اہتمام کرے۔

۲۔ جسے خود اپنے مال، اولاد یا عزیز و اقارب کو نظر لگنے کا ڈر ہو تو وہ ان کے لیے برکت کی دعا کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی میں کوئی اچھی بات دیکھے تو اس کے لیے درج ذیل الفاظ میں برکت کی دعا کرے:

(( مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ ))(۱)

جو چاہا اللہ نے نہیں کوئی قوت مگر اللہ کے ساتھ اے اللہ اِس میں برکت دے (آمین)

۳۔ جن محاسن کے اظہار سے نظر لگنے کا خدشہ ہو انہیں پوشیدہ رکھے۔(۲)

دوسری قسم۔ نظر لگنے کے بعد، پھر اس کی مختلف صورتیں ہیں:

۱۔ اگر نظر لگانے والے کا علم ہو تو اسے وضوء کرنے کا کہا جائے، پھر جسے نظر لگی ہے اسے اس وضوء والے پانی سے غسل کروایا جائے۔(۳)

۲۔ درج ذیل آیات اور سورتیں بکثرت تلاوت کی جائیں:

سورۃ الاخلاص، معوذتین، سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔ نیز دم کے متعلق مسنون دعائیں جو جادو کی دوسری قسم میں ج کے تحت (صفحہ ۱۴) نمبر ۱ سے ۱۱ تک درج ہیں پڑھ کر ساتھ ساتھ پھونک مارے اور دایاں ہاتھ تکلیف والی جگہ پر رکھے۔

---

(۱) موطا مالك ۹۳۸/۲ ـ مسند احمد ٤٤٧/٤ ـ صحیح ابن ماجه ۲٦٥/۲ ـ زاد المعاد ١٧٠/٤

(۲) شرح السنة للبغوی ۱۳ /۱۱٦ زاد المعاد ١٧٣/٤

(۳) سنن ابی داود ۹/٤ زاد المعاد ١٦٣/٤

۳۔انہیں پڑھنے کے بعد پانی میں پھونک مارے پھراس پانی میں سے مریض کو پلائے اور باقی اس پر بہادیا جائے۔(۱) یا تیل پر پڑھا جائے اور اسے لگایا جائے۔(۲) اگر ممکن ہوتو زمزم یا بارش کے پانی پر پڑھا جائے تو بہت بہتر ہوگا۔

۴۔قرآنی آیات (جو جادو کے علاج کی دوسری قسم میں "ب،ج" کے تحت ذکر ہوئیں مثلاً سورۃ الفاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں، قل ھواللہ احد اور معوذتان......) لکھ کر پانی میں ڈالی جائیں اور کچھ پانی اس مریض کو پلا کر باقی سے اسے غسل کروایا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔(۳)

تیسری قسم۔حاسد کی نظر سے بچانے والے اسباب:

۱۔اس کی شرارتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جائے۔

۲۔((اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ)) (اللہ کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا)(۴) کے مطابق اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کے احکامات پر عمل اور منع کردہ باتوں سے باز رہے۔

۳۔حاسد کے حسد پر صبر کرے اور اسے معاف کردے، اس سے جھگڑا کرے نہ شکوہ، خود اپنی طرف سے اسے کوئی تکلیف دینے کا ارادہ نہ کرے۔

۴۔اللہ تعالیٰ پر توکل کرے، کیونکہ جو ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو جاتا ہے۔

۵۔حاسد سے خوف زدہ نہ ہو، اور ہر وقت اسی فکر میں نہ رہے۔یہ بہترین دواؤں میں سے ہے۔

---

(۱) ابو داؤد ٤/١٠ - نبی ﷺ نے ثابت بن قیس کے لیے ایسا کیا تھا۔

(۲) مسند احمد ٣/٤٩٧ سلسلة الاحاديث الصحيحة ١/١٠٨ رقم ٣٧٩

(۳) زاد المعاد لابن القيم ٤/١٧٠ فتاوى ابن تيميه ١٩/٦٤۔

(۴) صحیح ترمذی ٢/٣٠٩

۶۔اپنی توجہ مکمل اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف رکھے، اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرے۔

۷۔گناہوں سے توبہ کرے، کیونکہ یہ انسان پر اس کے دشمنوں کو مسلط کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ﴾ (الشوریٰ:۳۰)

"تمہیں جو بھی مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔"

۸۔ممکن حد تک نیکی اور صدقہ کرے، تکالیف، نظر اور حاسد کا شر دور کرنے میں اس کا بھی عجیب اثر ہوتا ہے۔

صدقہ اللہ کے غصے کی آگ کو بجھاتا ۔

۹۔حاسد، سرکش اور تکلیف دینے والے کی آگ کو اس پر نیکی کر کے بجھائی جائے۔ جیسے جیسے وہ آپ کو تکلیف، ایذا اور حسد میں اضافہ کرے آپ اس سے نیکی، نصیحت کرنے اور اس سے نرمی سے پیش آنے میں اضافہ کرتے جائیں۔ یاد رہے اس کام کی توفیق صرف اسے ملتی ہے جس کا درجہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت زیادہ ہو۔

* برائی کا جواب بھلائی سے دیں

۱۰۔اللہ تعالیٰ کی توحید اور اخلاص کی ازسرِ نو تجدید کرے، ہر قسم کی تکلیف اور فائدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ملتا ہے۔ اسی عقیدہ پر ان اسباب کا دارومدار ہے اور اسی کی بنیاد پر انسان ان اسباب کو اختیار کر سکتا ہے۔ پس توحید اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین قلعہ ہے، جو اس میں آ جائے وہ محفوظ ہے۔

ان دس اسباب پر عمل کر کے حسد، نظر اور جادو کے شر کو دور کیا جا سکتا ہے۔(۱)

* بہت کم لوگ جو لوگوں کی بھلائی کے حریص

* تبلیغ سے پہلے خدمت

تکلیف : توحید کا امتحان

(۱) بدائع الفوائد لابن القیم ۲/۲۳۸، ۲۴۵

## (۳) انسانوں کو جنوں کا چمٹنا

### جنوں کے اثر کے علاج کی دو اقسام ہیں

**پہلی قسم: چمٹنے سے پہلے:**

فرائض وواجبات کی ادائیگی، حرام کاموں سے پرہیز، تمام برائیوں سے توبہ، اور مسنون اذکار، دعائیں اور مسنون تعوذات بچاؤ کی تدابیر ہیں۔

**دوسری قسم: جنوں کے اثر کے بعد:**

جس مسلمان کی زبان ودل (عمل اور گفتگو) ایک جیسی ہو وہ مریض کے لیے آیاتِ قرآنی پڑھے اور دم کرے۔ بہترین دم سورہ فاتحہ (۱)، آیۃ الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں، سورہ اخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس ہیں۔ انہیں تین مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھ کر پھونکے، نیز مختلف قرآنی آیات بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ روحانی بیماریوں کے لیے سارا قرآن شفا ہے۔ قرآن مومنوں کے لیے رحمت، شفا اور ہدایت کا باعث ہے۔ (۲)

وہ دعائیں جو جادو کے علاج میں "ب، ج" کے تحت گزر چکی ہیں۔ وہ بھی پڑھ کر دم کرے۔

علاج کے سلسلہ میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱:۔ مریض اپنا دل مضبوط کرے، للّٰہیت پیدا کرے اور صحیح معنوں میں زبانی اور دلی طور پر معوذات کا ورد کرے۔

۲:۔ معالج بھی انہی صفات کا حامل ہو، کیونکہ ہتھیار کا انحصار اس کے استعمال کرنے والے پر ہوتا ہے۔

مریض کے کان میں اگر اذان دی جائے تو بھی اچھا ہے، کیونکہ اس سے بھی شیطان بھاگ جاتا ہے۔ (۳)

---

(۱) سنن ابن داؤد ۱۳/٤ـ۱٤، مسند احمد ۲۱۰/٥ سلسلة الاحاديث الصحيحة ۲۰۲۸
(۲) دیکھئے فتح الربانی ترتیب مسند احمد ۱۸۳/۱۷
(۳) فتح الحق المبين ص:۱۲ بخاری رقم ٥۷٤

## (۴) نفسیاتی بیماریوں کا علاج

نفسیاتی بیماریاں اور سینہ کی تنگی کا بہترین علاج مختصر طور پر ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے:

۱۔ ہدایت اور عقیدۂ توحید اپنائے، کیونکہ گمراہی اور شرک سینے کی تنگی کا بنیادی سبب ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ سچے ایمانی نور، جو اللہ دل میں ڈالتا ہے، کے ساتھ عمل صالح کا اہتمام کرے۔

۳۔ مفید علم کا حصول، جس بندہ کا علم جتنا وسیع ہوگا اس کا سینہ بھی اسی کے مطابق وسیع ہوتا ہے۔

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف جھکاؤ رکھے، دل کی گہرائیوں سے محبت کرے، اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے نیز عبادات کر کے نعمتوں کا اقرار کرے۔ اللہ کی عبادت کو بہت بڑی نعمت سمجھے۔

۵۔ ہر حال اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، سینہ کی کشادگی، روحانی نعمتوں کے حصول، پریشانی اور غم دور کرنے میں ذکر کا عجیب اثر ہوتا ہے۔

۶۔ مخلوق ربانی پر مختلف طریقوں سے احسان کرے اور ممکن حد تک انہیں فائدہ پہنچائے۔ نیکی کرنے والوں میں سب سے معزز، مزاج کے اعتبار سے سب سے پاکیزہ اور دل کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو لوگوں کے لیے فراخ دل ہو۔

۷۔ بہادر ہو، کیونکہ بہادری سینہ کھولتی اور دل کو وسیع کرتی ہے۔

۸۔ دل سے بری عادات کا گند نکالے جو دل کی تنگی اور اس کے عذاب کا باعث بنتی ہیں، مثلاً حسد، بغض، کینہ، دشمنی، سرکشی وغیرہ۔

نبی ﷺ سے تمام انسانیت میں سب سے افضل شخص کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقُ اللِّسَانِ)) ''ہر مخموم القلب اور زبان کا سچا۔'' صحابہ نے پوچھا: ''زبان کا سچا'' تو سمجھ آیا مگر مخموم القلب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ایسا متقی پاکباز جس میں گناہ، سرکشی، کینہ اور حسد جیسی بیماریاں نہ ہوں۔" (۱)

۹۔ بدگوئی، بدنظری، بد اسننا، بے فائدہ محفلوں میں شرکت، نیز زیادہ کھانا اور سونا۔ یہ سب چھوڑنے سے سینہ کشادہ ہوتا ہے اور روحانی نعمتیں میسر آتی ہیں نیز پریشانی اور غم دور ہوتے ہیں۔

۱۰۔ مفید علم یا عمل میں مصروف رہے، کیونکہ اس سے انسان پریشانی اور برے اعمال سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۱۔ آج کا پروگرام بنائے، آئندہ کی منصوبہ بندی سے گریز کرے، گزشتہ پر زیادہ پریشان نہ ہو۔ آدمی دین و دنیا میں مفید کاموں کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد میں کامیابی اور اس میں مدد کی دعا کرے، کیونکہ یہ کام پریشانی اور غم سے محفوظ رکھیں گے۔

۱۲۔ صحت اور رزق وغیرہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھے، اپنے سے برتر کو نہ دیکھے۔

۱۳۔ ماضی میں ہونے والی برائیوں کو بھول جائے، جنہیں لوٹانا یا ان کا کفارہ ادا کرنا بالکل ناممکن ہے۔

۱۴۔ اگر کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے کم کرنے کی پوری کوشش کرے۔ جس بُری بات کا احتمال ہو کہ وہ فرض کرے کہ اس برے کام کی وجہ سے معاملہ (مصیبت) یہاں تک پہنچا ہے تو اپنی طاقت کے مطابق اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔

۱۵۔ دل کو مضبوط کرے، وہم اور فضول خیالات سے پاک رکھے، کیوں کہ اس سے بری سوچ جنم لیتی ہے، غصہ سے باز رہے، ایسے کام نہ کرے جن سے پسندیدہ ماحول ختم یا ناپسندیدہ حالات پیدا ہوں، اپنی زندگی کے لیے مفید کاموں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی اور درگزر کا سوال کرتا رہے۔

۱۶۔ اللہ تعالیٰ پر دلی اعتماد، توکل اور حسنِ ظن رکھے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے پر اوہام اثر انداز نہیں ہوتے۔

۱۷۔ ہر سمجھ دار آدمی جانتا ہے کہ اس کی صحیح زندگی پاکیزگی اور اطمینان کی حالت میں ہی گزر سکتی

---

(۱) صحیح ابن ماجہ ۴۱۱/۲

ہے، اس زندگی کا عرصہ بھی بہت تھوڑا ہے، غم اور پریشانیوں میں مبتلا رہ کر اپنی زندگی میں مزید کمی نہ کرے، کیوں کہ یہ تندرست زندگی کے منافی ہے۔

۱۸۔ جب اسے ناموافق صورت کا سامنا ہو تو وہ دنیوی اور دینی اعتبار سے حاصل شدہ نعمتوں اور ان ناپسندیدہ حالات کا موازنہ کرے، تو یقیناً روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ جو نعمتیں موجود ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ اسی طرح اگر کسی بات پر خوف زدہ ہو تو امن وسکون والے حالات کا اس حالت سے موازنہ کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ اس کی نسبت امن وسکون بہت زیادہ ہے، اسی طرح وہ غم اور خوف دور ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

۱۹۔ اس بات کو سمجھے کہ لوگوں کی اذیت بالخصوص بدگوئی اسے نہیں بلکہ خود انہی کو تکلیف دیتی ہیں۔ ایسی باتوں کی پراوہ نہ کرے اور نہ فکر کرے تا کہ اسے تکلیف نہ ہو۔

۲۰۔ ایسی باتوں پر غور کرے جو اس کے دین اور دنیا میں مفید ہوں۔

۲۱۔ کسی کے ساتھ کی ہوئی نیکی یا احسان کا بدلہ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگے، اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کا ہے، لہٰذا اس شخص کے شکریہ کو اہمیت نہ دے۔ بلکہ یہ کہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُورًا﴾ (الدھر ۹)

"ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں، نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکرگزاری۔"

اہل وعیال کے فرائض کی ادائیگی میں اس کا لحاظ کرنا زیادہ ضروری ہے کہ ان سے اپنے احسان کا معاوضہ ذہن میں نہ لائے۔

۲۲۔ مفید کاموں کو اپنا نصب العین بنائے اور ان کے حصول کی کوشش کرے اور نقصان دہ کاموں سے پرہیز کرے اور ان کی طرف بالکل توجہ نہ دے۔

۲۳۔ مستقبل کی بجائے موجودہ کاموں پر توجہ دے، جب مستقبل کے کاموں کے متعلق سوچنے

اور کام کرنے کا وقت آئے تو انہیں سوچ سمجھ کر انجام دے۔

۲۴۔مفید کاموں اور علم میں سے زیادہ اہمیت والے کام کو اختیار کرے، بالخصوص جو کام آدمی کو زیادہ پسند ہوں۔ ان کاموں کی انجام دہی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور سمجھ دار لوگوں سے مشورہ بھی کرے، پھر جب مصلحت کا علم ہو جائے تو پختہ ارادہ کر کے اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔

۲۵۔اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ظاہری اور باطنی نعمتوں کا اظہار کرے، کیونکہ ان کی پہچان اور اظہار سے اللہ تعالیٰ غم اور پریشانیاں دور کرنے اور انسان کو شکر کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔

۲۶۔بیوی، قریبی عزیز یا کسی تعلق دار میں خوبیوں کے باوجود کوئی عیب نظر آئے تو خوبیوں اور عیب میں موازنہ کرے، اس طرح تعلق قائم رہے گا اور سینہ کشادہ ہوگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن مرد اپنی مومنہ بیوی کو طلاق نہ دے، اگر اسے ایک عادت ناپسند ہے تو ممکن ہے اسے کوئی دوسری عادت اچھی لگتی ہو۔''(۱)

۲۷۔تمام کاموں کی اصلاح کے لیے (اللہ سے) دعا کرے، بہترین دعائیں یہ ہیں:

☆((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَدُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاٰخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَالْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔))(۲)

''اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرمادے، وہ میرے ہر کام کی حفاظت کرنے والا ہے۔ میری دنیا کی اصلاح کر دے، جس میں مجھے رہنا ہے۔ میری آخرت کی اصلاح کر دے، جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے۔ میری زندگی کو میری ہر ایک بھلائی میں اضافے کا اور میری موت کو ہر قسم کے شر سے راحت کا سبب بنادے۔''

✓ دکھاوے سے زیادہ شکرانے کی کوشش کریں

(۱) مسلم ۱۰۹۱/۲ (۲) مسلم ۲۰۸۷/٤

☆((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔))(۱)

"اے اللہ! تیری رحمت کا امیدوار ہوں، لحہ بھر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا، میرے سب کام درست کر دے آپ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

۲۸۔ جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت، نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ جہاد فی سبیل اللہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بندے کو پریشانیوں اور غموں سے نجات دیتے ہیں۔"(۲)

درج بالا اسباب ووسائل کو سچے دل اور اخلاص نیت سے اختیار کر کے اضطراب اور نفسیاتی بیماریوں کا بہترین علاج ممکن ہے۔ بعض علماء نے مختلف حالات اور نفسیاتی بیماریوں میں اس سے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے بہت فائدہ دیا۔

## (۵) اندرونی یا بیرونی زخموں کا علاج

جب کوئی شخص بیمار ہوتا یا کہیں اس کے جسم پر زخم ہوتے تو رسول اللہ ﷺ اپنی انگلی مبارک کو اس طرح رکھتے (حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی تشہد والی انگلی کو زمین پر رکھا پھر اس کو اٹھایا) اور یہ دعا پڑھتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا))(۳)

"اللہ تعالیٰ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی کسی ایک کے ہاتھوں کے ساتھ لگ کر ہمارے رب کے حکم سے شفا دیتی ہے۔"

---

(۱) ابو داؤد ٤/ ٣٢٤ مسند احمد ٥/ ٤٢

(۲) مسند احمد ٥/ ٣١٤ - ٣١٦ - ٣١٩ - ٣٢٦ - ٣٣٠ - مستدرك حاكم ٢/ ٧٥ - امام حاکم نے صحیح کہا اور ذہبی نے موافقت کی۔

(۳) بخاری مع الفتح ١٠ / ٢٠٦ مسلم ٤/ ١٧٢٤ رقم ٢١٩٤

اس حدیث کے معنی یہ ہیں آپ ﷺ اپنا تھوک اپنی شہادت والی انگلی پر لگا کر اسے مٹی پر لگاتے پھر وہاں سے جو مٹی اسے لگتی اسے زخم یا تکلیف والی جگہ پر رکھتے ہوئے یہ کلمات پڑھتے۔(۱)

## (٦) مصیبت کا علاج

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۱۔﴿ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَ لَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۚۖ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۙ﴾ (الحدید: ۲۲-۲۳)

''نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں، مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے، یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے۔ تاکہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر اترا جاؤ اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔''

۲۔ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴾(التغابن ۱۱)

''کوئی مصیبت اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

۳۔''جسے کوئی مصیبت آئے اور وہ یہ دعا پڑھے: (( اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا ۔))(۲) ''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! تو مجھے اس مصیبت کا بدلہ عطا فرما اور اس کے پیچھے اس سے بہتر چیز عنائت فرما۔'' تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کے بدلے میں اجر عطا کرتے ہیں اور اس سے اچھی چیز بھی عنائیت کرتے ہیں۔

---

(۱) شرح النووی علی صحیح مسلم ۱۸۴/۱۴، فتح الباری ۲۰۸/۱۰، زاد المعاد ۱۸۶/۴-۱۸۷

(۲) مسلم ۶۳۳/۲۔

''جب کسی کا بیٹا فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی ہے؟ فرشتے جواب میں کہتے ہیں: جی ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم نے اس کے دل کی خوشی نکالی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تیری تعریف کرتا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے اس بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو گا۔''(۱)

۵۔ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میں دنیا میں اپنے مومن بندے کی کوئی پسندیدہ چیز اٹھا لیتا ہوں پھر وہ اجر کی امید رکھتا ہے، اس کے لیے میرے پاس صرف جنت ہی ہے۔''(۲)

۶۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو جس کا بیٹا فوت ہو گیا تھا فرمایا: ''کیا تو یہ پسند نہیں کرتا کہ جب تو جنت کے کسی دروازے پر پہنچے، وہ تیرا بیٹا تیرے انتظار میں ہو۔''(۳)

۷۔ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میں اپنے کسی بندے کی آنکھوں کا نور ختم کر کے اس کی آزمائش کروں اور وہ اس پر صبر کرتے ہوئے اجر کی امید رکھے، تو میں اس کے بدلے اسے جنت دوں گا۔''(۴)

۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو بیماری یا کسی اور وجہ سے جب کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی برائیاں ایسے گراتے ہیں جیسے درخت پتے گراتا ہے۔''(۵)

---

(۱) صحیح ترمذی ۲۹۸/۱

(۲) بخاری مع الفتح ۲۴۲/۱۱

(۳) مسند احمد ، نسائی اس کی سند صحیح کی شرط پر ہے حاکم اور ابن حبان نے صحیح کہا فتح الباری ۲۴۳/۱۱

(۴) بخاری مع الفتح ۱۱۶/۱۰ صحیح ترمذی ۲۸۶/۲

(۵) بخاری مع الفتح ۱۲۰/۱۰ مسلم ۱۹۹۱/۴

۹۔ ''کسی مسلمان کو کوئی کانٹا چبھ جائے یا اس سے بھی معمولی تکلیف آئے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایک درجہ بلند کرتے جب کہ ایک غلطی معاف بھی کرتے ہیں۔''(۱)

۱۰۔ ''کسی مومن کو کوئی تکلیف، تھکاوٹ، بیماری یا غم حتی کہ کوئی پریشانی بھی اگر لاحق ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کی برائیاں معاف کر دیتے ہیں۔''(۲)

۱۱۔ ''یقیناً زیادہ تکلیف کے ساتھ زیادہ بدلہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی سے محبت کریں تو اسے آزماتے ہیں، جو ان حالات میں خوش رہا اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں، جو ناراض ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہوتے ہیں۔''(۳)

۱۲۔ ''بندہ، مومن ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس حال میں چھوڑتی ہے کہ انسان زمین پر چلتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''(۴)

## (۷) غم اور پریشانی کا علاج

۱۔ غم یا پریشانی لاحق ہونے پر جب آدمی درج ذیل دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا غم اور پریشانی دور کر دیتے ہیں، اور اس کے بدلے خوشی عطا فرماتے ہیں:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ، اِبْنُ عَبْدِكَ، اِبْنُ اَمَتِكَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ۔ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَ نُوْرَ صَدْرِیْ، وَجَلَاءَ حُزْنِیْ، وَذَهَابَ هَمِّیْ۔))(۵)

---

(۱) مسلم ۱۹۹۱/۴ (۲) مسلم ۱۹۹۳/۴

(۳) صحیح ترمذی ۲۸۶/۲ (۴) صحیح ترمذی ۲۸۶/۲

(۵) مسند احمد ۳۹۱/۱ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

"اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قابو میں ہے، میرے متعلق تیرا حکم نافذ ہونے والا ہے، میرے متعلق تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ذریعہ سوال کرتا ہوں! جو تو نے خود اپنے رکھے، یا انہیں اپنی کتاب میں نازل کیا، یا وہ نام اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھائے، یا انہیں آپ نے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہے۔ کہ آپ قرآن کو میرے دل کی راحت، میرے سینے کا نور، غموں کو دور کرنیوالا اور پریشانیوں کو لے جانیوالا، بنا دیں۔"

۲۔((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔))(۱)

"اے اللہ! میں غم، پریشانی، عاجزی، سستی، کنجوسی، بزدلی، قرض اور لوگوں کے غالب آجانے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

## (۸) تکلیفوں کا علاج

۱۔((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ ،لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ،لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ۔))(۲)

"اللہ تعالیٰ جو عظمت والا بردبار ہے، کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ جو عرش عظیم کا رب ہے، کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ آسمانوں، زمین اور عزت والے عرش کا رب ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

---

(۱) بخاری ۱۵۸/۷ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے۔ بخاری مع فتح الباری ۱۷۳/۱۱

(۲) بخاری ۱۵٤/۷، مسلم ۲۰۹۲/٤

۲۔((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔))(۱)

''اے اللہ! تیری رحمت کا امیدوار ہوں، مجھے لحہ بھر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔ میرے ہر کام کی اصلاح کردے، آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

۳۔((لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔))(۲)

''آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، آپ پاک ہیں، یقیناً میں ہی ظالم ہوں۔''

۴۔((اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ۔))(۳)

''اللہ! اللہ! میرے رب! میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

## (۹) مریض خود اپنا علاج کرے

تکلیف والی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کہ بِسْمِ اللّٰهِ تین مرتبہ کہے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

(( اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ۔))(۴)

''میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اس شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔''

(۱) ابو داود ٤/٣٢٤ مسند احمد ٥/٤٢ البانی اور عبدالقادر الارؤط نے حسن کہا۔

(۲) مستدرك حاكم ١/٥٠٥، امام حاکم نے صحیح کہا اور ذہبی نے موافقت کی۔ صحيح ترمذی ٣/١٦٨

(۳) ابو ادود ٢/٨٧۔ صحيح ابن ماجه ٢/٣٣٥ صحيح ترمذی ٤/١٩٦

(٤) مسلم ٤/١٧٢٨۔

## (۱۰) مریض کی عیادت کے وقت علاج

جب مسلمان کسی مریض کی عیادت کو آئے تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ عافیت دیں گے۔

((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔))(۱)

"میں اللہ تعالیٰ سے جو عظمت والا ہے، اور عظمت والے عرش کا رب ہے، سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا کرے۔" یہ دعا پڑھنے سے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔

## (۱۱) نیند میں بے چینی اور گھبراہٹ کا علاج

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔))(۲)

"میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس کے غصہ، ناراضگی اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطانوں کے وسوسوں نیز ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے۔"

## (۱۲) بخار کا علاج

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بخار جہنم کی بھاپ سے آتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔"(۳)

## (۱۳) بچھو اور سانپ کے ڈسنے کا علاج

۱۔ سورۃ فاتحہ پڑھ کے اپنا تھوک لے کر ڈسی ہوئی جگہ پر لگایا جائے۔(۴)

۲۔ پانی اور نمک سے وہ جگہ صاف کر کے سورۃ الکافرون اور معوذتین اس پر پڑھیں۔(۵)

---

(۱) صحیح ترمذی ۲/۲۱۰ صحیح الجامع ۵/۱۸۰

(۲) ابو داؤد ۴/۱۲۔ صحیح ترمذی ۳/۱۷۱۔

(۳) بخاری مع الفتح ۱۰/۱۷۴ مسلم ۴/۱۷۳۳ (۴) بخاری مع الفتح ۱۰/۲۰۸

(۵) الطبرانی معجم الصغیر ۲/۸۳۰۔ مجمع الزوائد ۵/۱۱۱ اس کی سند حسن ہے۔

## (۱۴) غصہ کا علاج

اس کے علاج کے دو طریقے ہیں:

(۱) غصہ سے پرہیز۔ غصہ پیدا کرنے والے اسباب سے پرہیز کیا جائے۔ ان اسباب میں: تکبر، خود پسندی، فخر، بری حرص، نامناسب مزاح اور مذاق وغیرہ شمار کیے جاسکتے ہیں۔

(۲) غصہ آنے کے بعد علاج کی چار صورتیں ہیں:

(الف) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ (ب) وضوء کرے۔

(ج) غصہ کے وقت کی حالت بدل لے، یعنی کھڑا ہے تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہے تو لیٹ جائے، یا وہاں سے دور چلا جائے، وہ بات چھوڑ دے وغیرہ وغیرہ۔

(د) غصہ نہ کرنے کا ثواب یاد کرے اور غصہ کرنے کا نتیجہ یاد رکھے۔ کہ اس میں ذلت و رسوائی ہے۔

## (۱۵) کلونجی کے ذریعہ علاج

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفاء ہے۔''(۱)

کلونجی بہت مفید چیز ہے رسول اللہ ﷺ کا درج بالا فرمان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے: ﴿تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا﴾ (الاحقاف :۲۵) ''اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کردیتی ہے۔'' یعنی ہر چیز تباہ و برباد ہوسکتی ہے۔ یعنی جو چیز تباہی کو قبول کرے۔ یعنی کلونجی کے استعمال سے ہر مرض ختم ہوجائے گی۔ ان شاء اللہ (۲)

---

(۱) بخاری مع الفتح ۱۰/۱۴۳ مسلم ۱۷۳۵

(۲) زاد المعاد ۴/۲۹۷

## (۱۶) شہد کے ذریعہ علاج

۱۔ شہد کی مکھی کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ (النحل:٦٩)

''ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں، اور جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے، غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔''

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شفا تین چیزوں میں ہے، ۱: گندا خون نکالنے کے لیے پچھنا لگوانا، (حجامہ) ۲: شہد پینا، ۳: آگ سے داغ لگوانا۔ اور میں اپنی امت کو تیسری صورت سے روکتا ہوں۔''(۱)

## (۱۷) زمزم کے پانی سے علاج

۱۔ زمزم کے پانی کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بابرکت اور بہترین کھانا ہے، نیز بیماری سے شفا ہے۔''(۲)

۲۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''زمزم کا پانی جس غرض سے پیا جائے مفید ہے۔''(۳)

۳۔ آپ ﷺ زمزم کا پانی دوائیوں میں اور کوکھ کے درد میں استعمال کیا کرتے، نیز بیمار کو پلاتے اور یہ پانی اس پر بہاتے۔(۴)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اور دوسرے لوگوں نے زمزم کے پانی میں شفا کے حیرت انگیز تجربات دیکھے، خود میں نے متعدد بیماریوں میں استعمال کیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا ہوئی۔(۵)

---

(۱) بخاری مع الفتح ۱۰/۱۳۷ زاد المعاد ٤/٥٠-٦٢

(۲) مسلم ٤/١٩٢٢ بزار بیهقی طبرانی سند صحیح ہے، دیکھئے: مجمع الزوائد ٣/٢٨٦

(۳) صحیح ابن ماجه ٢/١٨٣ - ارواء الغلیل ٤/٣٢٠

(۴) بیهقی ٥/٢٠٢ صحیح ترمذی ١/٢٨٤ سلسلة الصحیحه ٢/٥٧٢ (٨٨٣) زاد المعاد ٤/٣٩٢

(۵) زاد المعاد ٤/٣٩٣ و ١٧٨

## (۱۸) دل کی بیماریوں کا علاج

دل تین طرح کے ہیں: (۱) قلب سلیم (۲) مردہ دل (۳) بیمار دل

۱۔قلب سلیم: آدمی ایسا دل لے کر قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں پیش ہوگا، تو وہی نجات حاصل کر سکے گا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴾ (الشعراء:۸۸۔۸۹)

''جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے۔''

قلبِ سلیم یہ ہے کہ ہر ایسی خواہش سے دور رہے جو احکاماتِ الٰہیہ کی مخالف ہو کہ ہر قسم کے شبہ سے دور رہے جو آپ کی خبر کے مخالف ہو، لہٰذا وہ بندگی میں غیر اللہ کی شرکت اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کا فیصلہ تسلیم کرنے سے دور رہے۔

مختصراً اس کی صفات درج ذیل ہیں: ہر لحاظ سے غیر اللہ کی شراکت سے محفوظ ہو، بلکہ اس کی بندگی خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو: ارادہ، محبت، توکل، جھکاؤ، پوشیدہ عبادات، خوف، امید اور ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔اگر محبت کرے تو اللہ تعالیٰ کے لیے، بغض رکھے تو اللہ تعالیٰ کے لیے، اگر دے تو اللہ تعالیٰ کے لیے، اگر روکے تو اللہ تعالیٰ کے لیے۔اس کی پریشانی، اس کی محبت، اس کا ارادہ، اس کا جسم، اس کا ہر کام، اس کا سونا اور اس کا جاگنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔اللہ تعالیٰ کے متعلق گفتگو اسے سب سے پسندیدہ ہو، اس کی سوچ کا محور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کی محبت کے مطابق ہو۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا دل بھی ایسا ہی کر دے۔آمین!

۲۔مردہ دل۔یہ گزشتہ دل سے بالکل مختلف ہوتا ہے: جو نہ اپنے رب کو پہچانتا ہے، نہ اس کے احکامات کے مطابق عبادت کرتا ہے نہ محبت نہ ناراضگی ان احکامات کے مطابق ہے۔بلکہ خواہشات اور لذتوں میں اس کی زندگی گزر رہی ہے، اگرچہ وہ کام رب تعالیٰ کی ناراضگی اور اس

کے غضب کا سبب ہی ہوں، تو حقیقت میں وہ غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ محبت، خوف، امید، خوشی، ناراضی، عزت اور ذلت ہر لحاظ سے وہ غیر اللہ کی عبادت میں مشغول ہے۔ اگر بغض رکھے تو اپنی مرضی سے اور اگر محبت کرے تو اپنی مرضی سے، اگر دے تو اپنی مرضی سے، اگر روکے تو اپنی مرضی سے، اس کی خواہشات اس کا امام اور قائد ہیں، جہالت اسے لیے جا رہی ہے اور غفلت پر اسکی سواری ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ایسے دل سے پناہ میں رکھے۔ آمین!

۳۔ بیمار دل۔ یہ دل بیماری سمیت زندہ ہوتا ہے۔ اس میں دو قوتیں ہوتی ہیں، ایک اسے خیر کی طرف جب کہ دوسری شر کی طرف کھینچتی ہے۔ پھر ان میں سے جو غالب آ جائے تو دل ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت، ایمان، اخلاص اور توکل کی موجودگی سے زندگی کے آثار نظر آتے ہیں، اگر شہوات کی محبت، ان کے حصول کی حرص، حسد، تکبر، خودنمائی، سب سے اونچا بننے کا شوق، اور حکومت کے حصول کے لیے زمین میں فساد کرنا، نفاق، ریاکاری، خودغرضی اور کنجوسی جیسی بری عادتیں ہوں تو اس کی ہلاکت کا سبب ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ایسے دل سے ہمیں پناہ میں رکھے۔ آمین!

دل کی تمام بیماریوں کا علاج قرآن پاک کی ان آیات میں منقول ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (یونس:۵۷)

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے وہ نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔"

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۲)

"یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے، ہاں ظالموں کو بجز نقصان

کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔

دل کی بیماریوں کی دو قسمیں ہیں:

۱۔انسان اس کی تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ یہ بیماری جہالت اور شکوک وشبہات سے پیدا ہوتی ہے، تکلیف کے اعتبار سے یہ زیادہ سخت ہے، لیکن دل کی خرابی کی وجہ سے انسان اسکو محسوس نہیں کرتا۔

۲۔انسان کو تکلیف کا احساس ہوتا ہے، مثلاً: پریشانی، غم، فکر اور غصہ۔ یہ بیماری طبعی دواؤں سے ختم ہوسکتی ہے اگر تشخیص اور علاج درست کیا جائے۔(۱)

دل کی بیماریوں کا علاج چار طریقوں سے ممکن ہے:

(۱) قرآن کریم۔ بلاشبہ قرآن کریم سینے کی بیماریوں کی شفا ہے۔ یہ شرک، کفر، شبہات اور شہوات کی گندگی زائل کردیتا ہے۔ جو سچے دل سے قرآن مجید سیکھے اور اس پر عمل کرے تو یہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا باعث ہوگا، یعنی دنیوی اور اُخروی بدلہ ملے گا:

﴿ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ﴾ (الانعام:۱۲۲)

''ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کردیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے؟ جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا۔''

(۲) دل تین باتوں کا محتاج ہے: (الف)۔ دل کو قوت دینے والی چیز کا بندوبست کرنا، یہ کام ایمان وعمل صالح کے ساتھ اطاعت گزاری سے ممکن ہے۔ (ب)۔ نقصان دہ امور سے اجتناب اور یہ کام ہر قسم کی نافرمانی اور شرعی مخالفت سے پرہیز کر کے ہوسکتی ہے۔ (ج)۔ ہر نقصان دہ کام سے علیحدگی اختیار کرے، یہ کام توبہ واستغفار سے ہی ممکن ہے۔

---

(۱) اغاثة اللهفان ۱/٤٤

(۳) خواہشات کے تسلط کی بیماری کا علاج: یہ علاج دو طریقوں سے ممکن ہے: ا۔نفس کا محاسبہ

۲۔خواہشات کی مخالفت، پھر احتساب کے بھی دو طریقے ہیں:

الف۔کوئی کام کرنے سے قبل ان چار باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱۔جو کام کرنے جا رہا ہے کیا وہ یہ کام کر سکتا ہے؟

۲۔کیا اسے کرنا اسے چھوڑنے سے بہتر ہے؟

۳۔کیا اس کام سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے؟

۴۔کیا اس دوران کسی کا تعاون درکار ہوگا اگر وہ کام تعاون کا محتاج ہے؟ اور اس کے معاون بھی ہوں جو اسے پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

اگر ان سب باتوں کا جواب مثبت ہو تو وہ کام کرے، ورنہ چھوڑ دے۔

ب۔کام کرنے کے بعد: پھر اس کی تین صورتیں ہیں:

۱۔خود اپنا محاسبہ کرے کہ حقوق اللہ میں کہاں کوتاہی ہوئی کہ مطلوب طریقے پر ادا نہ کر سکا۔

حقوق اللہ میں اخلاص، خیر خواہی، اتباع سنت، اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد رکھنا اور پھر ان سب میں کمی اور کوتاہیوں کو بھی یاد رکھنا۔

۲۔ایسے ہر کام پر محاسبہ کرے جنہیں چھوڑنا انہیں کرنے سے بہتر تھا۔

۳۔جو جائز کام نہیں کر سکا ان پر محاسبہ کرے، اور کیا ان میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت مطلوب تھی؟ تاکہ اس طرح وہ کامیاب ہوگا اور اگر دنیا مطلوب تھی تو ناکام رہے گا۔

خلاصۂ: اپنا محاسبہ کرے، اولاً: فرائض کی ادائیگی کرے اور، اگر ناقص ہوں تو اسے مکمل کرے۔ پھر ممنوعات ہیں، ان میں سے کسی کا ارتکاب کیا ہو تو توبہ و استغفار کر کے اس کی تلافی کرے، پھر جسمانی کام اور آخر میں اپنی غفلتوں کا محاسبہ کرے۔

(۴) شیطانی تسلط کی وجہ سے دل کی بیماریوں کا علاج: شیطان انسان کا دشمن ہے۔اس سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے معوذات کی تعلیم دی ہے، نبی ﷺ نے استعاذہ میں نفس اور شیطان کی شرارتوں کو اکٹھا ذکر کیا۔ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''یہ کلمات صبح و شام اور سوتے وقت پڑھا کرو:

((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهُ اِلٰى مُسْلِمٍ))(۱)

''اے اللہ! آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے! اے پوشیدہ اور موجود کو جاننے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہ ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اپنے نفس کے شر اور اس کے شرک، نیز میں خود اپنے نفس یا کسی مسلمان سے برائی کے ارتکاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

استعاذہ، توکل اور اخلاص شیطان کا غلبہ روکتے ہیں۔(۲)

صَلَّ اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

---

(۱) ابو داؤد، صحیح ترمذی ۱۴۲/۳

(۲) اغاثۃ اللہفان ۱/۱۴۵ - ۱۶۲